بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عورت کو لمبے سنبھالنا مشکل ہو تو کاٹنے کا حکم

(صراطِ مستقیم کورس برائے خواتین کے ایک مسئلہ پر اشکال کا حل)

سوال:

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔ مزید اللہ سے دعاگو اور آپ کی دعاؤں کا طالب ہوں۔

عرض مقصد یہ ہے آپ کی تصنیف کردہ کتاب "صراط مستقیم کورس" (برائے خواتین) میں زیر ناف بال کاٹنے کے متعلق احکام کے ضمن میں آپ نے عورت کے سر کے بال کاٹنے کی گنجائش نکالی ہے کہ

"سر کے بالوں کو زیب وزینت کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے چھوٹا کرنا مثلاً ان کی حفاظت سے عورت عاجز ہو جائے یا اتنے ہو جائیں کہ عورت کے لیے تکلیف دہ ثابت ہوں تو بقدر ضرورت ان کو چھوٹا کروانے میں کوئی حرج نہیں۔"

(صراط مستقیم کورس: ص198)

سُوال یہ ہے کہ کیا یہ گنجائش پیش کردہ وجوہات کی بنیاد پر شریعت واصحابِ شریعت سے ماخوذ ہے؟ نیز کیا یہ مسئلہ شریعت کے بنیادی اصول عبارۃ النص، دلالۃ النص، اشارۃ النص یا اقتضاء النص سے ماخوذ ومستفاد ہے؟ جبکہ اس گنجائش کی بیان کردہ وجوہات موجودہ حالات میں سوائے نفس پرستی، زیب وزینت وعمل بالطُرقِ الاغیار کے مترادف ہونے کے کچھ بھی نہیں ہے۔ مزید یہ کہ اس کی حرمت پر روایات موجود ہوں جو آپ نے اسی بیان کے تحت پیش بھی فرمائی ہیں۔ پھر عورت کو اپنے سروں کے بالوں کو بقدر ضرورت تراشنے کی بایں صورت گنجائش نکالنا جب عورت ان کی حفاظت سے عاجز ہو جائے... میرے خیال میں عورت اس عاجز ہونے سے چھٹکارا اس ہی وقت پا سکتی ہے جبکہ وہ بجائے نیچے سے تراشنے کے گھنے بالوں کو ہلکے کرے اور اس کا تعلق بالوں کی اصول سے ہے نہ کہ فروع سے۔

سائل: نفیس احمد القاسمی کیلی میروت، الہند

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ضرورتِ مذکورہ کے تحت عورت کو بقدرِ ضرورت بال کاٹنے کی اجازت مندرجہ ذیل اصول وقواعد سے مستفاد ہے:

[1]: شریعتِ مطہرہ کے احکام ہر عاقل وبالغ پر لاگو ہوتے ہیں۔ اگر کوئی مرد یا عورت کسی حکم کی تعمیل سے عاجز ہو یا اسے کسی حرجِ عظیم یا تکلیفِ شدید کا سامنا ہو تو حکم میں نرمی آجاتی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ﴿فَمَنِ اضۡطُرَّ غَیۡرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَیۡہِ﴾[(1)] اور ﴿لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا﴾[(2)] اس پر دلیل ہیں۔

[2]: فرمانِ باری تعالیٰ ﴿فَمَنِ اضۡطُرَّ غَیۡرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَیۡہِ﴾ جیسی نصوص سے اجازت کے مستفاد ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی مضطر اس اجازت کو خواہشِ نفسانی کے لیے استعمال کرے تو اب بالکل اجازت نہ دی جائے گی۔

ہمارے مذکورہ مسئلہ میں اگر مجبوری کی وجہ سے بالوں کو کاٹنے والی عورت کا مقصد اس تکلیف سے چھٹکارا حاصل کرنا نہ ہو بلکہ فاسق و فاجر عورتوں کی مشابہت، اپنی خواہشِ نفس کی پیروی اور مردوں کی برابری ہو تو اب بالوں کو چھوٹا کروانا جائز نہ ہو گا۔ چنانچہ ہماری اسی کتاب "صراط مستقیم کورس برائے خواتین" میں یہ مذکور ہے:

"اگر بالوں کو چھوٹا کرانے میں کافرہ یا فاسقہ و فاجرہ عورتوں یا مردوں سے مشابہت مقصود ہو تو حرام ہے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کی مشابہت سے اور عورتوں کو مَردوں کی مشابہت سے منع فرمایا ہے۔"

(صراط مستقیم کورس برائے خواتین: ص198)

صراط مستقیم کورس میں کی گئی ہماری اس وضاحت سے سائل کا یہ خدشہ ختم ہو جانا چاہیے جو سوال میں ذکر کیا گیا کہ "اس گنجائش کی بیان کردہ وجوہات موجودہ حالات میں سوائے نفس پرستی، زیب وزینت و عمل بالطُرقِ الاغیار کے مترادف ہونے کے کچھ بھی نہیں ہے" کیونکہ جب عورت کا مقصود یہی چیزیں ہوں تو اب بال کاٹنا ہمارے نزدیک بھی ناجائز ہو گا۔

[3]: عورت لمبے بالوں سے عاجز آجائے تو اس سے چھٹکارا صرف اس صورت میں حاصل کیا

---

(1) سورۃ البقرۃ:173، ترجمہ: ہاں جو کوئی بہت مجبور ہو جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں (کہ وہ حرام چیزوں کو استعمال کرلے) بشرطیکہ وہ نافرمانی کرنے والا اور ضرورت کی حد سے بڑھ جانے والا نہ ہو۔

(2) سورۃ البقرۃ:286، ترجمہ: اللہ تعالیٰ کسی کو ایسی چیز کا مکلف نہیں بناتا جس کی اس میں طاقت نہ ہو۔

جاسکتا ہے کہ وہ بقدرِ ضرورت بال کاٹ لے۔ اب کاٹنے کے متعلق دو طریقے ہو سکتے ہیں:

1: بالوں کو نیچے سے کاٹ کر چھوٹا کیا جائے۔

2: بالوں کو ان کی جڑوں سے کاٹ کر گھنے پن کو ہلکا کیا جائے۔

ہمارے نزدیک ان میں سے پہلا طریقہ راجح ہے۔ اس کی یہ وجوہات ہیں:

1: بالوں کی وجہ سے جو عمومی الجھن ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ عورت کو اٹھتے بیٹھتے، لیٹتے، واش روم استعمال کرتے وغیرہ جیسے اوقات میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس دشواری سے چھٹکارا اسی صورت ممکن ہے جب بالوں کو نیچے سے کاٹ کر چھوٹا کیا جائے۔ اگر بالوں کی جڑوں سے تراش خراش کر کے چھوٹا کیا جائے تو مذکورہ الجھن جوں کی توں باقی رہے گی۔

2: حج وعمرہ کے موقع پر عورت ایک پورا کے برابر بال کاٹتی ہے۔ اس موقع پر بالوں کو اس طرح کاٹنا ایک گونہ بالوں کو ہلکا کرنے کے مترادف ہے۔ یہ بھی زبردست تائید بن سکتی ہے کہ حد درجہ لمبے بالوں کی الجھن سے چھٹکارا بھی اسی طرح ممکن ہو گا کہ حج وعمرہ کے موقع کو دیکھتے ہوئے یہاں بھی اسی طرح ہلکا کیا جائے یعنی کناروں سے چھوٹا کیا جائے نہ کہ جڑوں کی تراش خراش سے۔

3: اصحابِ فتویٰ نے بھی اسی موقف کو اختیار کیا ہے کہ عورت اپنے فروع سے بال کاٹ کر ان مذکورہ الجھنوں کو دور کرے۔ چند فتاویٰ جات پیش کیے جاتے ہیں:

♦ حضرت مولانا مفتی عبد الرحیم لاجپوری (ت 1422ھ) لکھتے ہیں:

”بالوں کو چھوٹا نہ کیا جائے البتہ اتنے بڑے ہوں کہ سرین سے بھی نیچے ہو جائیں اور عیب دار معلوم ہونے لگیں تو سرین سے نیچے والے حصہ کے بالوں کو کاٹا جاسکتا ہے۔“

(فتاویٰ رحیمیہ: ج10 ص120)

♦ دار الافتاء دار العلوم دیوبند سے شائع ہونے والے فتویٰ میں ہے:

”اگر سر کے بال بہت بڑے ہو جائیں اور عورت عمر دراز اور کمزور ہو کہ اس کے لیے استنجا خانہ میں بالوں کو سمیٹنا اور سنبھالنا مشکل و دشوار ہوتا ہو تو وہ کولھے کے پاس کچھ بال کٹوا سکتی ہے۔ نیز اگر بالوں کی نوک پھٹ جائے، جس سے ان کی بڑھوتری رک گئی ہو اور وہ بھدے معلوم ہوتے ہیں تو بالوں کی نوکیں کاٹ سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر عام حالات میں عورت کے لیے نہ بال منڈانا جائز ہے اور نہ بال کاٹ کر کم کرنا جائز ہے۔“

(Fatwa: 462-421/N=5/1439، ویب سائٹ)

♦ دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی سے شائع ہونے والے فتویٰ میں لکھا ہے:

”اگر شرعی عذر ہو مثلاً علاج کی غرض سے بال کٹوانے ہوں یا بال اتنے طویل ہو جائیں

کہ سرین سے بھی نیچے ہو جائیں اور عیب دار معلوم ہوں تو فقط زائد بالوں کا کاٹنا جائز ہو گا۔“

(فتوی نمبر:143902200007، دار الافتاء ویب سائٹ)

- دار الافتاء الاخلاص کراچی سے شائع ہونے والے ایک فتویٰ میں ہے:

”شریعت نے عورتوں کے لمبے اور گھنے بالوں کو زینت کا باعث قرار دیا ہے، لہٰذا بغیر کسی عذر کے بالوں کو چھوٹا کرنے سے احتراز کرنا چاہیے، لیکن اگر بال اس قدر گھنے اور لمبے ہوں جو سرین (کولہے) سے بھی نیچے ہو جائیں، اور ان کو سنبھالنے میں غیر معمولی دشواری اور الجھن کا سامنا ہو، تو اس مجبوری کی وجہ سے سرین (کولہے) سے نیچے کے بالوں کو کاٹنے کی گنجائش ہے۔“

(فتویٰ نمبر 5480)

خلاصۂ کلام:

1: مجبوری کی وجہ سے بالوں کو بقدرِ ضرورت کاٹنا اصول و قواعدِ شرع کے موافق ہے۔

2: بلا ضرورت یا محض فیشن، کافرہ و فاجرہ عورتوں یا مردوں کی مشابہت مقصود ہو تو بال کاٹنا حرام ہے۔

3: بالوں کو ضرورت کے وقت کاٹنے کا راجح طریقہ کناروں سے کاٹنا ہے نہ کہ جڑوں سے۔

واللہ اعلم بالصواب

13- مئی 2023ء